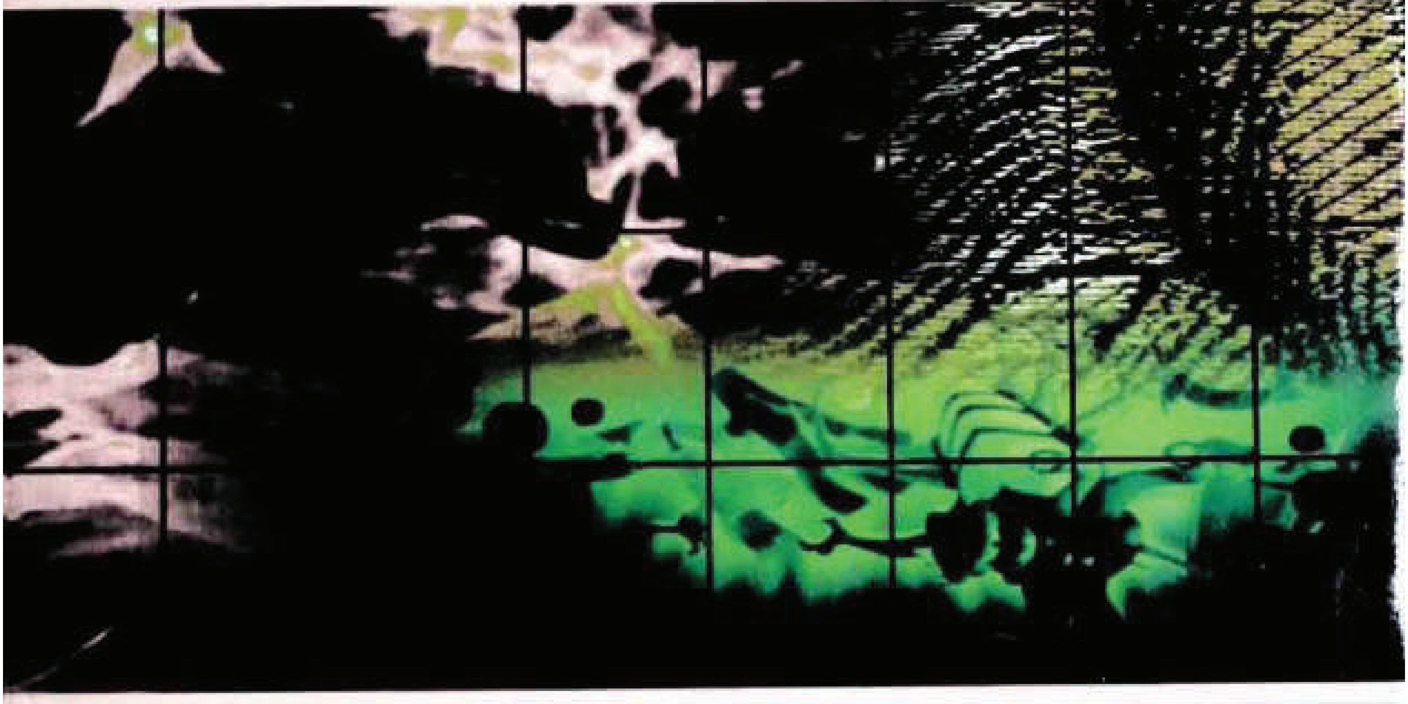
بے ادبوں کی پہچان



مصنف

محقق دوراں حضرت علامہ ابو ابراہیم حافظ محمد نصر اللہ مدنی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

بریلوی کی پہچان

مصنف

محقق دوراں حضرت علامہ ابو ابراہیم حافظ محمد نصر اللہ مدنی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقریظ

ترجمان اہلسنت

ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

ناشر: ابو سلطان الحافظ القاری خواجہ محمد سلیمان عثمانی

فکر ہیومن رائٹس اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن سیالکوٹ پاکستان 0344-6307830

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	بے ادبوں کی پہچان
مصنف	ابوابراہیم حافظ محمد نصراللہ مدنی 0332-8028182
تصحیح	غلام مرتضیٰ ساقی مجددی
کمپوزنگ	ریاست علی مجددی
تعداد	1100
صفحات	160
ہدیہ	110 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور / جمالِ کرم لاہور
کرمانوالہ بک شاپ لاہور / مکتبہ نبویہ لاہور
نوری بُک ڈپو لاہور / عطار اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ
حافظ بُک ایجنسی سیالکوٹ / اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ
رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ / مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / مکتبہ اسلامیہ رام تلائی سیالکوٹ
مکتبہ نعمانیہ شہاب پورہ روڈ سیالکوٹ / لاثانی بکس ریلوے روڈ
شکر گڑھ / نقشِ لاثانی پبلک سکول عقب جناح اسٹیڈیم
سیالکوٹ / محمد عمران بیگ مغلپورہ تلواڑہ سیالکوٹ
صراط مستقیم پبلی کیشنز ، دربار مارکیٹ لاہور

تک کیوں نہیں اُتاری گئی تھیں۔ کل بھی تو غیرت الٰہی کو حرکت میں لانے والے اسباب اس سے صادر ہوئے تھے۔ خدائے واحد کی پوجا سے بغاوت کر کے بتوں کی عبادت کرنا کیا یہ کم درجے کا جرم تھا۔ لیکن قربان جایئے! اس ادائے محبت پر کہ اپنے مجرم کا سوال آیا تو مہلت دے دی لیکن محبوب کے مجرم کی تعزیر کے لئے ایک لمحے کا انتظار بھی روا نہیں رکھا گیا۔ ''محمد رسول اللہ ﷺ قرآن میں از علامہ ارشد القادری''۔ معلوم ہوا کہ گستاخِ رسول کو سخت اور فوراً جواب دینا سنتِ الٰہیہ ہے۔

آیت نمبر ۵

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ ولد الحرام ہے

دنیائے کفر کے مشہور گستاخ ولید بن مغیرہ نے ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''اے وہ شخص جس پر قرآن اترا تم تو مجنون ہو'' بس اتنا کہنا تھا کہ قہرِ الٰہی کا بادل کڑکا، بجلی چمکی اور غیظ وجلال میں ڈوبی ہوئی یہ آیتیں ولید بن مغیرہ کی مذمت میں نازل ہوئیں۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ○ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ○ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ۔

ترجمہ:۔ قلم اور ان کے لکھے کی قسم۔ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔ اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے۔ بیشک تمہاری خو (اخلاق) بڑی شان کی ہے۔ تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کون مجنون تھا۔

اب گستاخ کی مذمت میں ذرا قرآن کے الفاظ کا شمار کیجئے اور اندازہ لگایئے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے ساتھ قرآن کی گفتار کا تیور کتنا غضب ناک ہو گیا ہے۔ وہ آیتیں یہ ہیں۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ○ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ○ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ مبِنَمِيْمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ○ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ○ ﴿سورة القلم آیات نمبر۱۰تا۱۳﴾

ترجمہ:- تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا۔ وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔ اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل۔ بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔ بھلائی سے بڑا روکنے والا گنہگار حد سے تجاوز کرنے والا۔ درشت خو، اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کے دس عیب قرآنِ پاک میں اس طرح بیان کئے گئے ہیں

(۱)......﴿اَلْمُكَذِّبِيْنَ﴾ جھٹلانے والا

(۲)......﴿حَلَّافٍ﴾ بڑی قسمیں کھانے والا

(۳)......﴿مَهِيْنٍ﴾ ذلیل

(۴)......﴿هَمَّازٍ﴾ بہت طعنے دینے والا

(۵)......﴿مَشَّاءٍ م بِنَمِيْمٍ﴾ چغل خور

(۶)......﴿مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ﴾ بھلائی سے بہت روکنے والا

(۷)......﴿مُعْتَدٍ﴾ حد سے تجاوز کرنے والا

(۸)......﴿اَثِيْمٍ﴾ گنہگار

(۹)......﴿عُتُلٍّ﴾ درشت خو (اکھڑ مزاج)

(۱۰)......﴿زَنِيْمٍ﴾ ولدالحرام (حرام زادہ)

اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی وہی کرسکتا ہے جو بے نسب ہو، حسب ونسب والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باادب غلام ہوگا۔ اب جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی اور بے ادبی کرے یا کتابوں میں لکھے۔ سمجھ لو یہ وہی ہے جس کا ذکر قرآن کی ان آیات میں کیا گیا ہے۔

منقول ہے کہ جب ولید بن مغیرہ کی مذمت میں یہ آیات نازل ہوئیں تو عالم غیظ میں وہ تلملا اُٹھا اور اپنی ماں سے جا کر دریافت کیا کہ ابھی ابھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے متعلق دس باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اپنی نو برائیوں کے متعلق تو میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرے اندر موجود ہیں لیکن دسویں بات کہ میری اصل میں خطا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ویسے ہزار دشمنی کے باوجود مجھے اس بات کا یقین واعتراف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات غلط نہیں ہوسکتی۔ اس لئے سچ سچ بتادے کہ حقیقت کیا ہے ورنہ میں تیرا سر قلم کردونگا۔

تیور دیکھ کر اس کی ماں نے صاف صاف بتادیا کہ تیرا باپ نامرد تھا۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا اور اس کا مال غیر لے جائیں گے۔ اس لئے ایک چرواہے کے ساتھ میرا ناجائز تعلق ہو گیا اور اس کے نتیجے میں تیری پیدائش عمل میں آئی۔

﴿تفسیر خزائن العرفان﴾

حالتِ غیظ میں جب انسان اپنے کسی دشمن کا پردہ چاک کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ نفسانی ہیجان کا ردِ عمل ہے لیکن یہاں کیا کہئے گا؟ کہ یہ کلام تو اس پاک ومقدس خداوند کا ہے جس کی ذات شوائبِ نفسانی سے بالکل پاک ومنزہ ہے۔ اس لئے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ وہ ستارُ العیوب جو اپنے بڑے سے بڑے سیاہ کار بندے کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک گستاخ کو سارے جہاں میں رسوا کر کے یہ ظاہر فرمادیا ہے کہ جس معصوم اور محترم نبی کے گستاخ کے لئے اس کے یہاں کسی عفو و درگزر کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی حیثیت ''نامہ بر'' کی نہیں ہے بلکہ محبوب ذی